سوال

(92) انفرادی نماز اور اقامت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص فرض نماز انفرادی طور پر ادا کرتا ہے۔ گھر میں کسی اور جگہ یا مسجد میں تو اس کے لیے اقامت کہنا لازمی ہے یا نہیں؟ اگرچہ نیت جماعت کی نہ ہو۔ کیونکہ یہاں پر ایک عرب عالم کا کہنا ہے کہ اقامت ضروری ہے اور کچھ تو اذان دینے کے حق میں بھی ہیں اگرچہ (نماز) انفرادی ہی کیوں نہ ہو۔ (محمد عادل شاہ، برطانیہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انفرادی طور پر فرض نماز پڑھنے والے کے لیے اقامت کہنا ضروری نہیں ہے۔ اس بات کے چند دلائل درج ذیل ہیں:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسود بن یزید اور علقمہ بن قیس کو اپنے گھر میں نماز پڑھائی لیکن انھیں اذان اور اقامت کہنے کا حکم نہیں دیا۔ دیکھئے صحیح مسلم (کتاب المساجد باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب فی الرکوع و نسخ التطبیق ح534 ترقیم دارالسلام: 1191)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں اذان و اقامت ہونے کے بعد گھر یا مسجد میں دوسری جماعت کے لیے اذان و اقامت ضروری نہیں ہے۔

ایک آدمی مسجد میں آیا اور نماز ہو چکی تھی تو وہ اقامت کہنے لگا۔ اسے عروہ بن الزبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اقامت نہ کہو کیونکہ ہم نے اقامت کہہ دی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1/221 ح2305 وسندہ صحیح)

مشہور تابعی اور مفسر قرآن امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر تم اپنے گھر میں اقامت سن لو اور چاہو تو تمہارے لیے یہ کافی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1/220 ح2296 وسندہ حسن)

عروہ بن الزبیر نے فرمایا: اگر تم سفر میں ہو تو تمہاری مرضی ہے کہ اذان اور اقامت کہو یا صرف اقامت کہہ دو اور اذان نہ کہو۔ (موطا امام مالک 1/73 ح156 وسندہ صحیح)

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے موطا امام مالک (روایۃ ابن القاسم، اختصار القابسی بتحقیقی: 198)

معلوم ہوا کہ دوسری جماعت کے لیے دوبارہ اذان ضروری نہیں ہے اور انفرادی نماز کے لیے اذان یا اقامت بالکل ضروری نہیں ہے لہذا آپ کے علاقے کے عرب عالم کا کہنا صحیح

نہیں ہے۔

جن روایات میں ایسی حالت میں اذان کا ذکر آیا ہے وہ استحباب اور جواز پر محمول ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الاذان۔صفحہ253

محدث فتویٰ